رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5254



إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

# الفضل ربوہ

روزنامہ

۱۰ ذوالحجہ سنہ ۱۳۷۵

فی پرچہ ۱

جلد ۱۰/۴۵ | ۱۹ وفا ۱۳۳۵ ھش ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶۷


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے

### صاحبزادی امۃ الباسط اور بیگم مرزا انور احمد کیلئے خاص دعا کی تحریک

صاحبزادی امۃ الباسط سلمہا کا لندن میں اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا یہاں پچھلے دنوں اپریشن ہوا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صحت یابی کے لئے خاص دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ احباب کرام اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع وخضوع سے دعا کریں کہ وہ دونوں کو اپنے خاص فضل سے شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین

## مصر نے اسوان بند کی تعمیر کیلئے مغربی طاقتوں کی پیشکش قبول کر لی

### اس بارے میں باہمی معاہدے کو جلد سے جلد آخری شکل دینے کی کوشش کی جائیگی

قاہرہ ۱۸ جولائی۔ مصری سفیر مقیم واشنگٹن جناب احمد حسین نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ مصر نے اسوان بند کی تعمیر کے لئے مغربی طاقتوں کی پیشکش قبول کر لی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں باہمی معاہدے کو جلد آخری شکل دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی سات کروڑ ڈالر کی منظوری کے بارے میں مصر اور امریکہ کے درمیان کچھ اختلافات ہیں انہیں طے کرنے کے بعد عنقریب اس بارے میں سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

یاد رہے روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپلاف نے بھی اپنے حالیہ دورۂ مصر کے وقت حکومت مصر کو اسوان بند کی تعمیر کے لئے مالی امداد کی پیشکش کی تھی۔ لیکن اس پیشکش کے بارے میں مصر نے ابھی تک اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا ہے۔

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۱۵ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے مطلع فرماتے ہیں۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## پاکستان کا پارلیمانی وفد ماسکو جانے کیلئے کراچی سے جنیوا روانہ ہو گیا

### روسی وفد کو بھی پاکستان آنے کی دعوت دی جائیگی

کراچی ۱۸ جولائی۔ پاکستان کا پارلیمانی وفد کل رات کراچی سے جنیوا روانہ ہو گیا۔ وفد دو ہفتہ تک روس کا دورہ کرے گا۔ مسٹر محمد ایوب کھوڑو وفد کے لیڈر ہیں۔ وفد میں مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں حصوں کے نمائندے شامل کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں دو خواتین کو بھی اس میں لیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے سیکرٹری مسٹر ایم۔ بی۔ احمد وفد کے مشیر ہوں گے۔ کل رات روانہ ہونے سے قبل وفد کے لیڈر مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ میں ایک ایسے ہی روسی وفد کو پاکستان آنے کی دعوت دوں گا۔ اور وہاں خاص طور پر صنعتی اور زرعی ترقی کا مطالعہ کروں گا ــــ وفد روس کے تمام اہم مقامات اور صنعتی وزرعی مراکز دیکھے گا۔ وفد کے اراکین جنیوا سے سٹاک ہالم جائیں گے۔ اور وہاں سے ایک خاص روسی ہوائی جہاز میں ماسکو پہنچیں گے۔

### مشرقی نائیجیریا کے وزیر اعظم کی طرف سے مستعفی ہونے کی دھمکی

لندن ۱۸ جولائی۔ مشرقی نائیجیریا کے وزیر اعظم نے برطانوی وزیر نوآبادیات کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر مستعفی ہونے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وزیر مذکور کا رویہ توہین آمیز ہے۔ اختلاف اس بات پر رونما ہوا۔ جب مشرقی نائیجیریا کی حکومت نے مطالبہ کیا کہ وہ جس ملک سے چاہے بنکنگ کے تعلقات قائم کر سکتی ہے۔

## اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ جولائی (بذریعہ ڈاک)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل شام سے نقرس کی سخت شکایت رہی اور ساری رات بے خوابی میں گذری اس کے ساتھ شدید سر درد بھی تھا۔ البتہ بخار نہیں کسی قدر کمی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۸ جولائی حضرت مرزا شریف احمد صاحب

### روس اور اسرائیل کے درمیان سمجھوتہ

ماسکو ۱۸ جولائی۔ حال ہی میں یہاں سوویٹ یونین اور اسرائیل کے درمیان ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے تحت روس اسرائیل کو تیل نکالنے کی مشینیں دے گا۔ علاوہ ازیں اس سمجھوتے کے تحت روس اسرائیل کو تیل بھی مہیا کرے گا۔

## اعلان تعطیل

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء کو عید الاضحیٰ کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۲۰ جولائی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر)

اصل رستہ سے آنا شروع ہو جائے۔ چنانچہ پینسلین استعمال کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے رات بہت بے چینی میں گذری تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد درد کے دورے ہوتے رہے ویسے اب کیفیت کسی قدر اصلاح کی طرف مائل نظر آتی ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی ۱۸ جولائی (بذریعہ تار) محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب آج ساڑھے پانچ بجے سہ پہر بذریعہ ہوائی جہاز دمشق روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحب سلمہ ربہ کی عام طبیعت اچھی ہے۔ البتہ سر درد کی شکایت ابھی چل رہی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۵ جولائی (بذریعہ ڈاک)

محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب۔ صاحب کی دل کی حالت اور خون کی کیفیت تسلی بخش نہ ہونے کے باعث ڈاکٹر سرور علی شیخ صاحب نے بڑے اپریشن کا خیال ترک کر دیا ہے اور اب اس کوشش میں ہیں کہ پیشاب




ایڈیٹر روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء

# باہمی تنازعات

## قسط اوّل

ذیل میں ہم مودودی صاحب کی جماعت کے ترجمان ہفت روزہ المنبر لائل پور سے ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں:-

"پچھلے چند ماہ سے مذہبی طبقات کے تصادم نے خطرناک شکل اختیار کر لی ہے۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ ان دو تین ہفتوں میں متعدد علماء پر حکومت کی جانب سے امن عامہ کے قیام کی خاطر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ملتان میں بیس علماء کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ بعض جگہ محض اس لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی۔ کہ بریلویوں اور دیوبندیوں کے مابین تصادم کا خطرہ تھا۔ ........

ان دنوں جو نزاعات اس ہنگامہ خیزی کا باعث ہو رہے ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ بریلوی اور دیوبندی حضرات سے متعلق ہے۔ اور کہیں کہیں اہلحدیث بھی شریک بزم ہیں۔ اگرچہ ہمارے علم کی حد تک اختلافی عقائد کو امن سوز بنانے کا آغاز بالعموم بریلوی حضرات کی جانب سے ہوا ہے۔ لیکن ہم کسی ایک فریق کو مخاطب کرنے کے بجائے زیادہ بہتر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بلا استثنیٰ سبھی کی خدمت میں چند گذارشات پیش کریں۔

(۱) ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مذکورہ فرقوں (اہلحدیث کو ہم فرقہ نہیں مانتے۔ لیکن بدقسمتی سے اکثر اہلحدیث حضرات خود فرقہ بننے پر رضامند ہو چکے ہیں) کے مابین بعض اہم مسائل میں اختلافات موجود ہیں۔ اور اکثر و بیشتر امور ایسے ہیں۔ جن کے ڈانڈے بظاہر کفر و اسلام کی تفریق تک جا پہنچتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اشتعال انگیزی ایک دوسرے کے خلاف شدید نفرت اور کفر بازی کی مشق سے ان مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے؟

اگر دور اندیشی اور صحیح نظر سے صورت حال کا جائزہ لیا جائے۔ تو ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ عقیدہ خواہ سیاسی ہو یا تعبدی۔ مسئلہ عبادات سے متعلق ہو یا معاشرت سے اگر کسی گروہ یا شخص کا مطمح نظر یہ ہو۔ کہ وہ اپنے سے اختلاف رکھنے والے عناصر اور افراد کو اپنا ہم مسلک بنا سکے۔ تو اس کی واحد راہ یہ ہے۔ کہ اپنے نظریات کی تائید دلائل و شواہد سے کی جائے۔ اور بیان میں نصح۔ خیر خواہی۔ ہمدردی اور دلسوزی کا عنصر غالب رکھا جائے۔ اس طریق گفتگو سے اولاً تو مخاطب معقول بات کا از خود قائل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے مخاطب کی بات کو تسلیم نہ بھی کرے۔ تو اس کے دل میں اختلاف رکھنے والے شخص کے خلاف کسی قسم کی نفرت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات وہ اپنے دل میں اس کا احترام محسوس کرتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا پایا جانا ہی اس امر کی ضمانت ہے۔ کہ اختلافات کے باوجود افراد ملت ایک دوسرے سے اس طرح نہیں کٹنے پاتے۔ جس طرح دو ملتوں کے افراد کے مابین بُعد اور منافقت پائی جاتی ہے۔

اس کے برعکس اگر ایک شخص معقول سے معقول تر بات غلظت۔ سختی۔ درشت زبانی یا جوش محض اور تحکم سے پیش کرے۔ تو خواہ مخاطب اپنے دل میں اس کی بات کو درست مان بھی لے۔ اس کی نفسیات (جو کم و بیش اکثر افراد میں موجود ہوتی ہے) محض اس وجہ سے اسے تسلیم کرنے سے روک دیتی ہے۔ کہ وہ اسے اپنی شکست اور دوسرے کی فتح خیال کرتا ہے۔ چنانچہ نتیجۃً اختلافات عصبیت۔ ضد۔ عناد اور بغض کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اور افراد ملت ایک دوسرے سے اس حد تک دوری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ کسی مرحلہ پر بھی حق کو حق جان کر تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔

یہ حقائق روزمرہ کے مشاہدات میں سامنے آتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ جو علمائے کرام صدق دلی سے اپنے عقائد کی ترویج میں ملت کی بہبود خیال کرتے ہیں وہ محض جوش کے اظہار کی خاطر اس اعلیٰ مقصد سے محرومی کا شکار ہو کر رہ جائیں۔ کہ پوری امت ان کی ہم عقیدہ ہو کر فلاح دنیوی اور نجات اخروی حاصل کرے۔

ہم اس جگہ علمائے کرام کو سید المرسل بابانا هو وامهاتنا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ مبارکہ اور خیر القرون کے طریق دعوت و تبلیغ کی جانب بھی توجہ دلائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر وہ صرف ایک آیت پر غور فرما لیں۔ تو ان میں سے کوئی بھی دیانت پسند۔ خدا ترس اور فکر دین رکھنے والا شخص وہ روش اختیار نہیں کرے گا۔ جو افراد ملت کے مابین تصادم پر منتج ہو۔ قرآن صاحب قرآن سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظًا غليظ القلب لانفضوا من حولك. پس آپ اللہ کی رحمت کے باعث عوام الناس کے لئے نرم خو ہو گئے۔ اور اگر آپ درشت مزاج سخت دل ہوتے۔ تو یہ لوگ آپ سے بدک جاتے۔

اس ایک آیت میں سرور عالم کے دعوتی اسلوب کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اگر علمائے کرام اسے اپنا لیں۔ تو ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے اعلیٰ مقاصد میں زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل ہو گی۔

(۲) اس اصولی بحث کے بعد دوسری بات جسے ہم حاملین کتاب و سنت کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ وہ جس ماحول میں اپنے شب و روز گذار رہے ہیں۔ وہ اس امر کا شدت سے تقاضا کرتا ہے۔ کہ علمائے دین باہم چپقلش۔ تصادم۔ مناظرہ بازی تکفیر و تفسیق اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کو حرام مطلق سمجھ کر اسے فی الفور ترک کر دیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ملک میں ایک معقول تعداد ایسے لوگوں کی پائی جاتی ہے۔ جو اس امر کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو۔ اس ملک میں اس اسلام کو قدم جمانے سے روکنا ہے جو عہد رسالت اور اس کے بعد کے ادوار مبارکہ میں پایا جاتا تھا۔ یہ گروہ چاہتا یہ ہے۔ کہ اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کرے اور پھر "ثقافت" کے پردے میں موسیقی اور رقص سے لطف اندوز ہو۔ آرٹ کی آڑ میں عریانی و بے حجابی کو معمول بنائے رکھے۔ اور قومی ترقی کی چلمن سے لگ کر شراب نوشی۔ قمار بازی اور ان دوسری تمام عیاشیوں کو جاری رکھے۔ جو اس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہیں۔ اس گروہ کی حقیقی تمنا اور دلی آرزو یہ ہے۔ کہ دین کے نام لیوا آپس میں لڑتے رہیں۔ اور یہ گروہ انہیں بدنام بھی کرے۔ اور ان کی باہمی آویزش سے فائدہ اٹھا کر اپنے من مانے اسلام کو یہاں نافذ بھی کر دے۔" (ہفت روزہ "المنبر" لائل پور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۶ء)

اس کے بعد مدیر المنبر نے ایک فہرست ان واقعات کی پیش کی ہے۔ جو آپ کے خیال میں گذشتہ سالوں میں پاکستان میں ہوئے ہیں۔ یہ واقعات اس مفروضہ گروہ کی خلاف اسلام سعی و کوشش سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کا ذکر مدیر محترم نے اپنی گذارشات ۲ میں فرمایا ہے اور جن واقعات کو پیش کر کے وہ علماء سے باہم اتحاد و اتفاق کی ضرورت محسوس کرانا چاہتے ہیں۔ جہاں تک گذارش اول کا تعلق ہے۔ ہم مدیر محترم سے حرف بحرف اتفاق کرتے ہیں لیکن جہاں تک گذارش ۲ کا تعلق ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والے پاکستان میں ایسے ہیں۔ جو واقعی بے دین ہیں۔ اور مذہب سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن یہ کہنا کہ تمام وہ لوگ جو یہاں سیکولر طرز کی حکومت کے حامی ہیں یا تھے۔ یہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کر کے ثقافت کے پردے میں موسیقی اور رقص اور آرٹ کی آڑ میں عریانی و بے حجابی کو معمول بنائیں۔ اور قومی ترقی کے پردے میں شراب نوشی قمار بازی اور دوسری تمام عیاشیوں کو جاری رکھیں غلط ہے اور بڑی حد تک مبالغہ آمیز ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ یہاں ایسے لوگ نہیں ہیں۔ ہیں اور ضرور ہیں۔ لیکن جو لوگ یہاں سیکولر قسم کی حکومت کے حامی ہیں یا تھے۔ ان میں سے ایک خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو پاکستان کے حالات کے پیش نظر دیانتداری سے یہاں ایسی حکومت کو خود اسلام کی ترقی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ وہ ہے۔ جس کا ذکر مدیر محترم نے اتنی وضاحت سے اپنی گذارش ۱ میں کیا ہے۔ یعنی یہاں مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہیں۔ جن میں باہم نہایت اہم باتوں میں تضاد و تصادم کی حد تک اختلافات ہیں۔ اور ہر ایک فرقہ کا تصور اسلام دوسرے تمام فرقوں کے تصورات کی نفی کرتا ہے۔

دوسری بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں بعض علماء حضرات ہیں۔ جو واقعی اسلام کے نام پر اقتدار پر قبضہ کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ اور اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے صرف آئینی طریق کار تک ہی نہیں رہنا چاہتے۔ بلکہ برملا اعلان کرتے رہے ہیں۔ کہ اگر موقعہ ملے۔ تو ایسا کرنے کے لئے طاقت کا استعمال بھی جائز ہے۔ اور بعض سنجیدہ ہمدردان اسلام کا یہ خوف بے جا نہیں ہے۔ کہ ایسے خیالات ملک میں فساد پیدا کرنے والے ہیں۔ اور اگر ایسے خیالات کے لوگ خدانخواستہ اقتدار پر قابض ہو گئے۔ تو وہ اختلافات جو اسلامی فرقوں کو باہم ہیں پاکستان کی تباہی و بربادی کا باعث بن جائیں گے۔ (باقی)

---

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

# حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک مخلص دوست کا خط

## چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ناسازگار حالات کے باوجود مالی قربانی کرنے کا قابل تقلید نمونہ

جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گزشتہ دو خطبات جمعہ میں بیان فرمایا ہے حضور کو چندہ تحریک جدید کے متعلق جو تشویش تھی۔ اس کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر سعید روحوں میں مالی قربانی کا جوش اور ولولہ پیدا کر رہا ہے۔ اور اس طرح اپنے زندہ خدا ہونے کا ثبوت بہم پہنچا رہا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک — اس سلسلہ میں ایک مخلص دوست کا ایک خط جو اس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے ناساز گار حالات ہونے کے باوجود اپنی مالی قربانی پیش کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اور دیگر احباب کو بھی ایسا کرنے کی تحریک کی ہے۔

ملتان ۸/۷/۵۶

بخدمت اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گزشتہ دنوں حضور پُر نور کی بیماری کے دوبارہ حملہ کی خبر سنکر سخت صدمہ ہوا۔ حملہ کی ظاہری وجہ صرف تحریک جدید کے فنڈز کا کمزور ہو جانا تھی۔ اس سے متاثر ہو کر خاکسار نے باوجود کئی قسم کی مشکلات کے اپنے تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کر دی لیکن اس پر طبیعت میں سکون نہ آیا۔ اور حضور کی صحت اور فنڈز کی مضبوطی کے سلسلہ میں مزید سوچتا رہا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر احباب جماعت خصوصاً مخیر احباب اپنے بقایا اور ہر سال کے وعدہ جات کی فوری ادائیگی کرنے کے بعد کچھ نہ کچھ رقم ہدیۃً بھی ارسال فرما دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ رقم جو سفر یورپ کے دوران میں بیرونجات کی جماعتوں کی قربانی کے نتیجہ میں جمع ہوئی تھی وہی رقم بلکہ اس سے زیادہ رقم صرف پاکستان اور ہندوستان کی جماعت کی کوشش سے ہی دوبارہ جمع ہو جائے۔ اور جماعت کی یہ قربانی حضور کو مزید تفکرات اور بیماری سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ نیز سلسلہ کی تحریکات کے احسن طریق پر چلانے اور نہ صرف موجودہ شعبوں کو مضبوط بنانے بلکہ مزید شعبے کھولنے میں مد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میں حضور کی خدمت میں پچاس روپے کی حقیر رقم بطور ہدیہ تحریک جدید پیش کرتے ہوئے احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

میں یہ خوب جانتا ہوں کہ سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر میری یہ قربانی ایک ذرہ کی بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ خاکسار نو ماہ سے بیماری بے روزگاری اور مقدمہ جیسی مشکلات میں مبتلا ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول فرماتے ہوئے مجھے اور تمام احباب جماعت کو ہر قسم کے مصائب سے محفوظ رکھتے ہوئے بیش از بیش خدمات اور اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار۔ طالب دعا سلطان علی خان
چاہ بھاگووالہ۔ موضع نیل کوٹ ڈاکخانہ
حرم گیٹ ملتان شہر

---

## عید الاضحیہ اور امراء صاحبان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے"۔

تمام امراء وخطیب صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ خطبہ عید الاضحیہ میں اس ارشاد کی تعمیل کی سعادت حاصل کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

---

## شاندار کامیابی۔

ناصر احمد ابن سید محمد یوسف شاہ صاحب آف گھیر تحصیل کھاریاں نے امسال ایف۔ ایس سی (نان میڈیکل) کا امتحان ۵۹۰ نمبر حاصل کر کے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے اعلیٰ اور شاندار پوزیشن میں پاس کیا۔ اور کالج بھر میں اول رہے۔

ناصر احمد ایک ہونہار اور سعید طالب علم ہیں احباب کی خدمت میں ان کی مزید دینی اور دنیوی ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رفیق دار الصدر غربی ربوہ

---

### ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ایک راز کی بات

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو۔ اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تمام عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیزہ کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساقط کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ وہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلائے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے"۔

(ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۵۶۱)

# ابراہیمی عید — ایمان اخلاص اور اطاعت کا مثالی نمونہ

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مقیم بیروت)

## (۱) ویران آبادی

آج سے چار ہزار برس قبل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد خداوندی سے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ رضؓ اور حضرت اسماعیل ؑ کو وادیٔ غیر ذی زرع یعنی مکہ معظمہ میں بالکل معمولی زاد کے ساتھ چھوڑا مگر کیا یہ وادی جس میں نہ سبزہ تھا۔ نہ پانی جہاں تک انسانی آنکھ دیکھ سکتی تھی۔ وہاں تک صحرا ہی صحرا۔ ہاں ایسا صحرا جس پر چلنا انتہائی مشکل۔ جہاں کا درجہ حرارت سنتے ہی ایک باہوش انسان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ ایک مضبوط سے مضبوط شخص پر بھی وہاں کی تپتی ہوئی ریت اور آتشین گرمی اثر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ وہاں ظاہری دلچسپی کا کوئی سامان نہ تھا۔ ہر طرف وحشت ہی وحشت۔ لیکن خدائی تصرف اور ارشاد ربانی کی تعمیل میں بظاہر بعض اوقات انسان کو بعض تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر انجام کار وہ تکالیف مسرتوں اور خوشیوں میں بدل جاتی ہیں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ رضؓ اور اسماعیل ؑ کو اس قسم کی بے آب و گیاہ بنجر زمین میں چھوڑ کر واپس جا رہے تھے تو حضرت ہاجرہ رضؓ نے رقت آمیز لہجہ میں دریافت کیا۔

"آپ ہمیں اس طرح اکیلے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں۔ کیا خدا کی طرف سے آپ کو ایسا حکم ملا ہے۔"

حضرت ابراہیم ؑ نے جواباً فرمایا:۔

"ہاں مجھے خدا تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔"

حضرت ابراہیم ؑ کی رفیقۂ حیات اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ نے اس "ہاں" کا جو جواب دیا۔ وہ جواب آج تک محفوظ ہے۔ اور ابدالآباد تک محفوظ رہے گا۔ یہ جواب ہر مسلمان غیور عورت کے لئے ایک نمونہ ہے۔ آپ نے فرمایا

"اگر خدا کے حکم کے ماتحت آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ تو پھر بے شک آپ جائیں۔ خدا ہمیں ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا"

## (۲) زمزم کا پانی

حضرت ابراہیم ؑ کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے۔ مگر یہ آنسو اس خوشی کی تکمیل میں تھے جس کی توفیق خدا تعالیٰ نے آپ کو دی۔ اپنی بیوی اور ننھے بچے کو الوداعی سلام کہتے وقت قرآن کریم کے الفاظ کے مطابق آپ نے مندرجہ ذیل دعا کی:۔

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔ (ابراہیم)

اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو ویران وادی میں تیرے قابل احترام گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ تا وہ عبادت کے فرائض سرانجام لائیں۔ جس کے نتیجہ میں تو دنیا کے قلوب ان کی طرف مائل کر دے۔ اور ان کو پھلوں کا رزق دیتا رہیو۔ تاکہ وہ تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔

حضرت ابراہیم ؑ ہاجرہ رضؓ اور اسماعیل ؑ کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو گئے۔ وہ لیل و نہار خدا کی مناجات میں گزارتے رہے۔ ادھر حضرت ہاجرہ رضؓ کے پاس جو کھجوریں تھیں۔ وہ ختم ہو گئیں۔ اور پانی بھی ختم ہو گیا۔ اور اس بے آب و گیاہ وادی میں نہ کوئی سہارا ہے۔ اور نہ کوئی پڑوسی ہے۔ اور نہ ہی وہاں باغات اور چشموں کی فراوانی ہے۔ کہ انسان اپنی ضروریات کو پورا کر سکے۔

مگر ہاں! باغات اور چشموں کا پیدا کرنے والا سمیع علیم خدا ضرور وہاں موجود تھا۔ ماں کی ممتا بچہ کی پیاس کو کیسے برداشت کر سکتی ہے۔ حضرت اسماعیل ؑ شدت پیاس سے بلک رہے تھے۔ اور ان کی یہ نازک حالت ماں سے دیکھی نہ جاتی تھی۔ حضرت ہاجرہ رضؓ کے ہاتھ اور چہرہ مالک آسمان کی طرف اٹھتے اور آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرتے ہیں۔ آپ کے قریب ہی سامنے ایک صفا نامی پہاڑی تھی۔ اس کی طرف بھاگتی ہوئی اور چلاتی ہوئی گئیں۔ پھر واپس آئیں۔ اور اپنے بچے اسماعیل کو دیکھا۔ اس معصوم کی حالت اب ناقابل برداشت ہو چکی تھی۔ صفا پہاڑی سے آپ نے مروہ پہاڑی کا رخ کیا۔ مگر وہاں سے بھی پانی نہ مل سکا۔

پھر دوبارہ صفا کا رخ کیا۔ الغرض آپ نے نہایت ہی کرب و اضطراب میں اسی طرح سات چکر کاٹے۔ اور ان سات چکروں میں آہ و بکا سے آپ خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرماتی رہیں۔ جب آپ ساتواں چکر ختم کر چکیں اور آپ کا سانس پھولنا شروع ہو گیا۔ آپ کا جسم پسینہ سے تر ہو گیا۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے۔ اور حضرت ہاجرہ رضؓ کی دعا کی قبولیت کا وقت آ پہنچا۔ ایک غیبی فرشتہ نے آواز دی "خدا نے تیری اور تیرے بچہ کی آواز سن لی"۔

یہ تسلی آمیز کلمات سن کر آپ اسماعیل ؑ کے پاس واپس آئیں۔ تو دیکھا وہاں ایک چشمہ پھوٹ رہا تھا۔ جو آج تک زمزم کے نام سے مشہور ہے۔ بچہ کو آہستہ آہستہ پانی پلایا گیا۔ آپ کے حلق کو تر کیا گیا۔ اور جان میں جان آئی۔

## (۳) مستقل یادگار

ام اسماعیل ؑ کی یادگار میں ہر سال ہزارہا حجاج صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگاتے ہیں۔ اسلامی ملوک۔ زعماء۔ گورنر جنرل۔ وزراء بڑے بڑے سیاستدان تجار الغرض ہر قسم کے طبقہ کے اشخاص ایک روحانی ولولہ۔ جذبہ اور جوش و خروش مگر خضوع و خشوع کی کیفیت کے ساتھ صفا اور مروہ پر دوڑتے ہوئے اس امر کا زندہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ قربانی اور عمل جو اخلاص سے اور محض للہ کیا جاتا ہے۔ اس کے اثرات ابدی ہوتے ہیں۔ آج مشرق و مغرب سے وادیٔ مکہ میں مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع اس دعا کی یادگار ہے۔ جو حضرت ابراہیم ؑ نے اپنے بچہ اور بیوی ہاجرہ کو ان سے رخصت ہوتے ہوئے مانگی تھی۔

یہ دعا بانیٔ اسلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ؐ فرماتے ہیں۔ کہ میں حضرت ابراہیم ؑ کی دعا کے نتیجہ میں آیا ہوں۔ یہ دعا ایک ایسے عظیم الشان شخص کے لئے تھی۔ جس کی آمد اور بعثت تمام دنیا کے لئے مقدر تھی۔ جس کو ایسی آسمانی شریعت دی جانی تھی۔ جس کے فضائل و محاسن دوسرے ادیان سے فوقیت اور فضیلت رکھتے ہوں۔ اور وہ خاتم النبیین ؐ کے نام سے پکارا جائے۔ یہی وہ وجود ہے۔ جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

## (۴) وفدینہ بذبح عظیم

حضرت اسماعیل ابھی بچہ ہی تھے۔ حضرت ابراہیم ؑ نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا۔ اس خواب کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الصافات میں یوں آیا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم ؑ نے حضرت اسماعیل ؑ کو بتایا۔ کہ اے میرے پیارے بیٹے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھکو ذبح کر رہا ہوں۔ اس لئے سوچ کر بتلا کہ تیری کیا رائے ہے۔ بیٹے نے کہا۔

اے میرے پیارے باپ ارشاد ربانی کی تعمیل کیجئے۔ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

حضرت ابراہیم ؑ نے اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں کی۔ اور نہ ہی بیٹے نے کوئی کمی کی۔ دونوں طرف سے مثالی اطاعت کا نمونہ پیش کیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیبی آواز نے حضرت ابراہیم ؑ کے ہاتھ کو روک دیا۔ اور کہا کہ اسماعیل کو چھوڑ دو۔ اور اس کی جگہ ایک مینڈھا قربان کرو۔

اس کی یادگار میں حج کی تقریب میں ہزارہا نہیں بلکہ لکھوکھہا جانور مسلمانوں کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے۔ اور اس عید کا نام عید الاضحیٰ رکھا گیا۔

حضرت ابراہیم ؑ نے اپنے بیٹے کو دراصل دو دفعہ قربان کیا۔ اول آپ کو ویران اور بنجر وادی میں خدا کے سہارے پر جا کر چھوڑا اور آپ کا قیام وہاں دور رس اور نتیجہ خیز برکات کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

دوم ایک خواب کی بنا پر آپ اپنے لخت جگر کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

اللہ اللہ! یہ کیسا عظیم الشان ایمان اخلاص اور مثالی اطاعت کا نمونہ ہے۔ جو باپ اور بیٹے نے دکھایا۔ اور جس کا اجر ان کو ہمیشہ کے لئے دیا گیا۔

## (۵) خانہ کعبہ کی بنیاد اور فلسفہ قربانی

باپ بیٹے نے مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ چنانچہ اس بنیاد کا ذکر قرآن کریم یوں کرتا ہے:۔

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین۔ (البقرہ)

یقیناً پہلا گھر جو عوام الناس کے مفاد کے لئے بطور عبادت کے بنایا گیا ہے۔ وہ وہی ہے جو بکہ کی وادی میں ہے۔ جسے برکت دی گئی ہے۔ اور وہ تمام دنیا کے لئے ہدایت کا باعث ہے۔

اس عظیم الشان خدائی گھر کی تعمیر میں کس طرح باپ اور بیٹا پتھروں کو اٹھاتے ہیں۔ اور کس طرح ان کو چن چن کر دیوار پر رکھا جاتا ہے۔ اور ان دیواروں کو اونچا کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو باپ اور بیٹے کا یہ کام اتنا پسند آیا۔ کہ یہ ایک مستقل معبد اور حج کی جگہ بن گیا۔ چنانچہ جب اس عظیم الشان تاریخی گھر کی تعمیر ختم ہو گئی۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق۔ (الحج)

"لوگوں میں اعلان حج کر کہ وہ تیرے پاس پیدل اور دبلی لاغر اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئیں جو دور دراز راستوں سے آئینگے"

یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو حرف بحرف پوری ہو رہی ہے اور پوری ہوتی رہے گی۔ اور یہ پیشگوئی ہستی باری تعالےٰ کا ایک زندہ اور درخشندہ ثبوت ہے۔

اس فریضہ کا احیاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوا۔

اسلام میں حج بطور رکن اور فریضہ کے ہے۔ جس کا مقصد اخوت اسلامیہ کو ایک ایسے پلیٹ فارم پر کھڑا کرنا ہے۔ تا تمام مشکلات کو دور کر کے اختلافات کو زائل کیا جائے۔ ایک اسلامی ملک دوسرے اسلامی ملک کی مشکلات کے ازالہ کے لئے عملی کوشش کرے۔ ہر قسم کے تجارتی اجتماعی کونسل اور سیاسی تعلقات اور رابطہ کو پیدا کیا جائے۔ اور مکمل اتحاد کی روح ہو تاکہ اغیار مسلمانوں کو ترچھی نگاہ سے نہ دیکھنے پائیں۔

اگر مسلمانوں میں آج حج کا فلسفہ اور مقصد عملی رنگ میں پایا جائے تو آج مسلمانوں کی وہ حالت نہ ہوتی جو ہو رہی ہے۔ اگر آج عید الاضحیٰ کی تقریب میں بکریوں اور دوسرے جانوروں کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ تو اس کا مقصد نہ تو خون اور گوشت پر ہے اور نہ ہی اس کے کھانے میں ہے۔ بلکہ اس قربانی میں ایک عظیم الشان مثالی جذبہ پایا جاتا ہے۔ ہاں یہ وہی جذبہ ہے۔ جس کا اظہار حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۰ء میں الہام الٰہی کے مطابق عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب پر عربی زبان میں فی البدیہہ تقریر کی۔ آپؑ کی یہ الہامی تقریر فن بلاغت کے تین اسلوبوں یعنی ادبی، علمی اور خطابی پر مشتمل ہے۔ حضور اس میں قربانی کا فلسفہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

ان الضحایا ھی المطایا،
توصل الی رب البرایا
وتمحو الخطایا، و
تدفع البلایا،
(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۳)

یہ قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالےٰ تک لے جاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں۔ اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔

اس مختصر سی عبارت میں حضرت بانیٔ احمدیت نے قربانی کے فلسفہ کو جس اسلوب میں تحریر فرمایا ہے۔ جب تک وہ قربانی میں اس روح اور مقصد کو مدنظر نہ رکھی جائے۔ اس وقت تک یہ قربانیاں قوم میں کوئی عملی نتیجہ پیدا کرنے کا باعث نہ ہونگی خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دیوے کہ ہم اس دن سے کما حقہٗ فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کی عظیم الشان نعمتوں اور برکتوں سے فائدہ حاصل کریں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

# اس سال جلسہ سالانہ قادیان اکتوبر میں ہوگا

## قافلہ میں جانے والے اصحاب فوری طور پر ضروری تیاری کریں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

اس سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مشورہ کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں دسمبر کی بجائے ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر مقرر کی ہیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ ربوہ اور جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں مختلف ہونے کی وجہ سے پاکستان سے جانے والے دوستوں کو سہولت رہے اور وہ دونوں جلسوں میں شریک ہو سکیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے اسلئے جو دوست جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی غرض سے قافلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ انہیں فوری طور پر اپنے اپنے ضلع سے پاسپورٹ حاصل کر لینے چاہئیں۔ اور پھر ساتھ ہی دفتر ہذا کو بھی اطلاع دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام قافلہ کی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے اس لئے اس معاملے میں فوری تیاری کی ضرورت ہے۔ دفتر ھذا کی اطلاع کے لئے قافلے میں شمولیت کے مقررہ فارم میرے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس فارم کی قیمت ایک آنہ مقرر ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ضلع سے پاسپورٹ حاصل کرنے کے علاوہ اس فارم پر دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیں۔ چونکہ اب دونوں جلسوں کی تاریخیں مختلف ہو گئی ہیں۔ اسلئے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جن دوستوں کے پاسپورٹ دفتر ھذا میں رکھے ہیں۔ اور وہ قادیان کے جلسہ میں جانا چاہیں۔ انہیں بھی فوری طور پر اطلاع دینی چاہیئے۔

اگر حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی۔ تو قافلہ انشاء اللہ ۱۱ اکتوبر کی صبح کو روانہ ہوگا۔ اور ۱۶ اکتوبر کو لاہور واپس پہنچے گا۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

# ہماری بہنوں کا مبارک عزم

مسجد ہالینڈ کے اخراجات کی ذمہ داری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی مستورات پر ڈالتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"میں نے دیکھا ہے باوجود اس کے کہ گو ہماری جماعت کی مستورات دوسری مستورات سے تعلیم میں زیادہ نہیں۔ مگر ان کے اندر خدا کے فضل سے قربانی کی ایسی روح اور ایسا اخلاص پایا جاتا ہے۔ کہ چندہ کی جو تحریک بھی ان کے سامنے پیش کی جائے۔ فوراً ہی وہ تحریک کامیاب ہو جاتی ہے"

چندہ مسجد ہالینڈ کے متعلق ہماری بہنوں نے یہ فیصلہ کر کے کہ جب تک اخراجات تعمیر پورے طور پر ادا نہیں ہو جاتے جملہ بہنیں اسکو لازمی چندہ تصور فرمائیں حضور ایدہ اللہ کے مذکورہ بالا ارشاد کو سو فی صدی پورا کر دکھانے کی مہم شروع فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے اس نئے اور مبارک عزم کو شرف قبولیت بخشے۔ دفتر ہذا کی طرف سے لجنات اماء اللہ کو وعدوں کے فارم بھجوائے گئے ہیں۔ اگر ہر لجنہ جلد از جلد معین رقم کے وعدہ سے مطلع کر دے اور ان کی مساعی کی رپورٹیں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی پاکیزہ توجہ اور مقبول دعائیں باقاعدہ حاصل کرتی رہیں۔ تو وہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد اپنے مبارک عزم میں کامیاب ہو جائیں گی۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وکیل المال تحریک جدید
ربوہ

# اخبار الفضل کا چندہ

بہت سے احباب وقتاً فوقتاً اخبار الفضل کا چندہ دریافت کرتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اخبار الفضل کا چندہ حسب ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| سالانہ چندہ | چوبیس روپے | ۲۴/۰/۰ |
| ششماہی | تیرہ " | ۱۳/۰/۰ |
| سہ ماہی | سات " | ۷/۰/۰ |
| ایک ماہ | اڑھائی " | ۲/۸/۰ |

قیمت فی پرچہ ۱ؔ۳

مینیجر الفضل ربوہ

## احباب زمین خریدنے سے قبل ہم سے مشورہ کر لیا کریں

بعض زمیندار احباب زرعی اراضی کے حصول کے شوق میں ٹھگوں کے پاس پھنس جاتے ہیں اور دیناسرمایہ گنوا دیتے ہیں۔ حال ہی میں ایک ریسا واقعہ ہمارے علم میں آیا ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وکالت زراعت تحریک جدید مجوزہ تونسہ بیراج یا سابق صوبہ سندھ وغیرہ میں زمین خریدنے والوں کو اپنی معلومات کی بنا پر مشورہ دے سکتی ہے۔ احباب اگر پسند فرمائیں تو زمین کے حصول سے قبل ہم سے مشورہ کر لیا کریں۔ وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ

---

## Training College for the Teacher of the Deaf

یک سالہ کورس۔ فیس ندارد۔ ہوسٹل موجود۔ مستحقین کے لئے وظائف۔ شرائط۔ انڈر گریجوایٹ یا میٹرک۔ فارم درخواست و پراسپکٹس کے لئے مبلغ ۱۲ آنے کا منی آرڈر ارسال ہو۔ مکمل درخواست بنام جنرل سیکرٹری صاحب کالج جلد طلب کی گئی ہیں (پاکستان ٹائمز ۸-۷-۵۶)

## Central Superior Services Examination — 1956

یہ امتحان مقابلہ سوموار ۱۹-۱۱-۵۶ کو کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ میں ہوگا۔ قواعد اور فارم درخواست واپسی ٹکٹوں والا لفافہ ارسال کرکے مندرجہ افسروں سے طلب کریں۔

1. Federal Public Service Commission Karachi, Lahore, & Dacca
2. Any Deputy Commissioner and Political Agent.

مکمل درخواست ۵-۹-۵۶ تک بنام

Secretary, Federal Public Service Commission, Ingle Road Karachi

طلب کی گئی ہے۔ (پاکستان ٹائمز ۱۱-۷-۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

---

## قربانی کی کھالوں کی رقوم مرکز میں آنی چاہئیں

تمام مقامی جماعتوں کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ عیدالاضحی پر قربانی کی کھالوں کا روپیہ مرکز میں آنا چاہیئے۔ مقامی عہدیداران سے التماس ہے کہ کھالوں کی قیمت کا روپیہ وصول کرکے دوسرے چندوں کی طرح جناب افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائیں۔ اس رقم میں سے اگر مقامی ضروریات پر کچھ خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے لئے نظارت بیت المال سے اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ ناظر بیت المال ربوہ

---

## رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) میں چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا مضمون شائع ہوا ہے

رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے ہر اشاعت میں عمدہ سے عمدہ مضامین شائع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس ماہ جو پرچہ شائع ہو رہا ہے اس میں عالیجناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا نہایت بیش قیمت مضمون Islam and International Religion جو رسالہ کے لئے خاص طور پر ابھی بھجوایا گیا ہے شائع ہو رہا ہے۔ تبلیغی لحاظ سے یہ پرچہ جماعت اور غیر مسلم احباب میں تقسیم کے قابل ہے۔ رسالہ کی ایک کاپی کی قیمت حسب معمول ایک روپیہ ہوگی۔ اس لئے جو دوست اس اشاعت کی زیادہ کاپیاں خریدنی چاہیں وہ ابھی سے دفتر ایڈیٹر ریویو میں اپنے آرڈر بک کروالیں۔ بعد میں پرچہ نہیں مل سکے گا۔ نوٹ:۔ ریویو کا چندہ (اعانت اور علیحدہ کاپیوں کی قیمت بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد ریویو آف ریلیجنز بھجوائی جائے اور ایسے چندوں کے متعلق خاکسار کو بھی الگ طور پر مطلع کیا جائے۔ تاکہ اس کے متعلق ضروری کارروائی فوری طور پر کی جا سکے۔ (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی ربوہ)

---

## تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں

(از ۲۳-۶-۵۶ تا ۱۰-۷-۵۶)

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے

(دوسری قسط)

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جن کی طرف سے سابقہ اعلان کے بعد امداد درویشان وغیرہ کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ بقیہ فہرست انشاء اللہ عنقریب شائع کی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے اور ان کے مال اور اخلاص میں برکت عطا کرے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

- (۴۲) شہاب الدین صاحب چک ۱۵/۹-L منٹگمری (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۴۳) خواجہ محمد احمد صاحب کمیشن ایجنٹ جڑانوالہ 〃 ۲۵-۰-۰
- (۴۴) کرنل ڈاکٹر ابراہیم صاحب منوڑا کراچی 〃 ۲۵-۰-۰
- (۴۵) پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب کراچی 〃 ۲۵-۰-۰
- (۴۶) کرنل ڈاکٹر ابراہیم صاحب منوڑا کراچی (صدقہ) ۱۰-۰-۰
- (۴۷) سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ قاضی عطاء اللہ صاحب محمد نگر لاہور (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۴۸) شیخ عبدالرحمن صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا (امداد درویشان) ۱۰-۰-۰
- (۴۹) محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد لاہور (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۵۰) عبدالعزیز خانصاحب کالرہ ضلع سرگودھا 〃 ۲۵-۰-۰
- (۵۱) چوہدری ہدایت اللہ خانصاحب کنڈور سندھ 〃 ۲۵-۰-۰
- (۵۲) چوہدری محمد تقی صاحب مع اہلیہ صاحبہ لاہور 〃 ۵۰-۰-۰
- (۵۳) بشیر احمد صاحب جٹی راولپنڈی 〃 ۲۵-۰-۰
- (۵۴) ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب پشاور 〃 ۲۵-۰-۰
- (۵۵) والدہ صاحبہ کپتان غلام محمد صاحب مرحوم دوالمیال 〃 ۲۵-۰-۰
- (۵۶) والدہ میجر حبیب اللہ صاحب دوالمیال 〃 ۲۵-۰-۰
- (۵۷) میجر حبیب اللہ صاحب 〃 (امداد درویشان) ۲۵-۰-۰
- (۵۸) رسالدار غلام محمد صاحب دوالمیال 〃 ۵-۰-۰
- (۵۹) صدر الدین صاحب لیو کلاتھ مارکیٹ کراچی (قربانی عیدالاضحیہ قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۶۰) 〃 〃 (نذرانہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب) ۵-۰-۰
- (۶۱) 〃 〃 (اعانت الفضل) ۱۰-۰-۰
- (۶۲) 〃 (سندرانہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب و حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی) ۱۰-۰-۰
- (۶۳) ڈاکٹر شیخ دین صاحب پشاور (صدقہ برائے درویشان) ۲۵-۰-۰
- (۶۴) بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد۔ ربوہ (قربانی عیدالاضحیہ قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۶۵) سید مقبول احمد شاہ صاحب اوورسیر کلاس رسول (امداد درویشان) ۵-۰-۰
- (۶۶) محمد اسلم صاحب اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۶۷) غلام نبی صاحب بہاولپور (امداد درویشان) ۵-۰-۰
- (۶۸) ملک مبارک احمد صاحب کراچی (قربانی عیدالاضحیہ قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۶۹) شیخ محمد سعید صاحب مصری شاہ لاہور 〃 ۲۶-۰-۰
- (۷۰) فلائٹ لفٹیننٹ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کوہاٹ 〃 ۲۵-۰-۰
- (۷۱) خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ 〃 ۲۵-۰-۰
- (۷۲) بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی 〃 ۲۵-۰-۰
- (۷۳) 〃 〃 (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰
- (۷۴) محمد رفیق صاحب ویسٹ وہارف کراچی (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰
- (۷۵) صفیہ بانو صاحبہ ٹمپل روڈ لاہور از طرف خود ۵/- روپے و از طرف پسر سید ناصر احمد شاہ صاحب لندن (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

### درخواست دعا

خاکسار کے نانا میاں محبوب عالم صاحب نیو سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں کمزوری انتہا کو پہنچ چکی ہے اور تشدید صورت اختیار کر چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (مرزا منیر احمد خادم ربوہ)

# اشتراکی چین اور مذہب

(قسط نمبر۲)

دوسری چیز جو حکومت کی پالیسی کو کامیاب بنانے میں محمد ہو رہی ہے یہ خوف کی وہ فضا ہے جو حکومت نے ان لوگوں کے لئے پیدا کر رکھی ہے جو اس کی پالیسی کے کسی جزو سے بھی مخالف ہیں۔ اشتراکی چین میں کسی ایسے شخص کے لئے جو حکومت کے منصوبوں میں ذرا بھی حائل ہونے کا ارادہ کرے زندہ رہنے کا کوئی امکان نہیں۔ اس بات کو وہاں کے حکمران علی الاعلان کہتے اور کھلم کھلا تسلیم کرتے ہیں پورے ملک کے عوام اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ حکومت کے کسی منصوبے سے اختلاف کرنے کے معنی کیا ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے اندر کوئی شخص حکومت کے کسی پروگرام سے اختلاف رکھتا بھی ہو تو اس کے لئے اس کا اظہار ممکن نہیں تاوقتیکہ وہ اس اظہار اختلاف کی قیمت۔ جو اختلاف کی نوعیت اور اس کے طریق اظہار کے مطابق قید سے لے کر موت کی سزا تک ہو سکتی ہے۔ ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ مسلمانوں کی ذہنی کیفیت کا کچھ اندازہ تو آپ ان واقعات سے لگا سکتے ہیں جو میں نے اوپر بیان کئے ہیں۔ اور کچھ اندازہ آپ کو ذیل کے واقعے سے ہوگا۔

ہم لوگ جب پیکنگ یونیورسٹی دیکھنے گئے تو وہاں ہماری ملاقات یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے انچارج اور آل چائنا اسلامک ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے بیان کے مطابق چین کے سب سے بڑے عالم پروفیسر محمد مکین سے (جنہیں چینی میں مما جن کہتے ہیں) ہوئی۔ مکین صاحب نے آٹھ سال تک الازہر میں تعلیم پائی ہے۔ اور قرآن کا ترجمہ کرنے کے علاوہ آٹھ پاروں کی تفسیر لکھ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ چین کی قومی اسمبلی کے رکن بھی ہیں۔ ان کا نام چین میں داخل ہوتے ہی سنا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے کہا کہ ہمیں تفصیلی گفتگو کے لئے کچھ وقت دیں۔ چنانچہ انہوں نے اگلے روز مجھے اور ایک اور صاحب کو پیکنگ کے مسلم ہوٹل میں کھانے پر بلایا۔ وہاں پہنچنے پر جب بات چیت شروع ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ میں عربی بول تو نہیں سکتا مگر سمجھ سکتا ہوں اس لئے میری خواہش ہے کہ آپ میرے سوال کا جو میں ترجمان کی معرفت پوچھوں گا عربی میں جواب دیں۔ پروفیسر صاحب کہنے لگے کہ میں کچھ ایسی اچھی عربی بولنا نہیں جانتا اس لئے چینی میں ہی جواب دینا بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا مجھے یہ معلوم کرنے کی خواہش ہے کہ چینی علماء عربی پر کتنی قدرت رکھتے ہیں۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ آپ عربی میں جواب دیں۔ اس پر وہ خاموش ہو گئے میں نے سوال کیا کہ آپ کی رائے میں چین کے اندر مسلمانوں کا مستقبل کیا ہے۔ انہوں نے عربی میں جواب دینے کی بجائے ترجمان کی معرفت چینی میں جواب دیا اور کہا کہ میری رائے میں مسلمانوں کا مستقبل بہت روشن ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ چونکہ سوال ترجمان کی معرفت کیا گیا تھا اس لئے غالباً انہوں نے اسی کی معرفت جواب دینا مناسب سمجھا ہے۔ اس لئے چند ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد میں نے عربی میں ان سے پوچھا کہ ان کی رائے میں اسلام اور اشتراکیت میں کیا فرق ہے۔ انہوں نے عربی میں ایک فقرے میں جواب دیا کہ میرے نزدیک اشتراکیت اسلام کی روح کے منافی نہیں ہے اور اس کے فوراً بعد اپنے فقرے کا چینی میں ترجمہ کر دیا تاکہ دو ترجمان جو ہمارے ساتھ بیٹھے تھے وہ بھی جان لیں کہ کیا سوال کیا گیا تھا اور اس کا کیا جواب دیا گیا ہے۔ جواب کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ہی انہوں نے چینی میں کہا کہ میں نے ترجمہ اس لئے کر دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جب کسی کمرے میں دو سے زیادہ آدمی بیٹھے ہوں تو وہ کسی ایسے طریقے سے بات نہ کریں جس کو دوسرے نہ سمجھتے ہوں۔ کیونکہ اس سے انہیں غلط فہمی کا امکان ہو سکتا ہے میں نے ان کی احتیاط اور جذبۂ اتباع رسول کی تعریف کی۔ لیکن میں حیران تھا کہ اسی مجلس میں انہوں نے میری اور دوسرے پاکستانی صحافی کی موجودگی میں چینی ترجمانوں کے ساتھ متعدد باتیں چینی زبان میں کیں جن کا ایک لفظ بھی ہم نہ سمجھ سکے۔ لیکن اس وقت انہوں نے اس حدیث رسول پر عمل کرنا کیوں ضروری نہ سمجھا اور آخر اسی وقت انہیں اس کا خیال کیوں آیا۔ جب ایک فقرہ انہوں نے براہ راست مجھ سے عربی میں کہہ دیا۔ کوشش کے باوجود اس احتیاط اور امتیاز کی توجیہہ میں اس کے سوا کچھ نہیں کر سکا کہ پروفیسر صاحب اس بات سے خائف تھے کہ ہمارے چینی ترجمانوں کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ انہوں نے ہم سے کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جو چینی حکومت کی خواہش اور اس کی پالیسی کے خلاف ہے ورنہ اگر انہیں یہ خوف نہ ہوتا تو وہ کبھی عربی کے اس ایک فقرے کو فوراً چینی میں ترجمہ کرنا ضروری نہ سمجھتے۔

چین کی عام فضا اور ان مسلمانوں کے متعلق جنہوں نے اشتراکی حکومت کے منصوبوں اور پروگرام سے ابھی اپنے آپ کو پوری طرح ہم آہنگ نہیں کیا حکومت کی پالیسی کی مزید وضاحت ذیل کے واقعے سے بھی ہوتی ہے۔

مجھے ایک ایسے مسلمان نے جو چینی نہیں ہے۔ لیکن پچیس سال سے وہاں رہ رہا ہے بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے اس نے مسلمانوں کی ایک تنظیم قائم کی۔ اس تنظیم کا نام انہوں نے "فتح اسلام لیگ" "Victory of Islam League" رکھا۔ جونہی حکومت کے کارکنوں کو اس تنظیم کے قیام کا علم ہوا اسی وقت اس آدمی کو بلایا گیا اس سے اس تنظیم کے مقاصد دریافت کئے گئے اس نے بتایا کہ ان کا مقصد محض مسلمانوں کے اندر رابطہ پیدا کرنا اور ان کے روزمرہ کے مسائل پر غور کرنا ہے۔ لیکن اس شخص کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑا گیا۔ جب تک تنظیم کے نام میں سے "فتح اسلام" کے الفاظ خارج نہیں کر دئے گئے۔

اشتراکی حکومت کی لغت میں ہر وہ شخص انقلاب کا دشمن (Counter Revolutionary) ہے۔ جو اشتراکیت کے فلسفے یا اشتراکی نظام بلکہ ان چیزوں کی اس تشریح سے جو چین کے موجودہ حکمرانوں کے نزدیک درست ہو ذرا بھی اختلاف رکھتا ہو۔ اور اس بات کو تسلیم کرنے سے وہ بالکل نہیں شرماتے کہ وہ کسی انقلاب دشمن کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں حکومت کی یہ روش اور اس کی پیدا کردہ فضا اس کی اس پالیسی کو کامیاب بنانے میں بہت زیادہ مدد دے رہی ہے۔ جو مسلمانوں کے بارے میں اس نے اختیار کر رکھی ہے۔

تیسری چیز جو حکومت کی پالیسی کے اس قدر تیزی سے کامیاب ہونے کا باعث ہے وہ خود مسلمانوں کی اپنی حالت ہے۔ مسلمانوں کے اندر اس وقت نمایاں طبقات حسب ذیل ہیں۔ ایک طبقہ جو سب سے نمایاں ہے اور جس کو اس وقت ان کی سربراہی کا مقام حاصل ہے وہ ان اشتراکیوں پر مشتمل ہے۔ جنہوں نے پچھلی کشمکش میں کمیونسٹ پارٹی کا ساتھ دیا۔ یہ لوگ اہم مناصب پر فائز ہیں اور حکومت کے سامنے مسلمانوں کی نمائندگی اگر کوئی کرتا ہے تو وہ یہی ہیں۔ یہ لوگ فکر و نظر اور قول و عمل میں سو فیصدی حکومت کے ساتھ ہیں اور دل و جان سے اس کے منصوبوں کو پورا کرنے میں منہمک ہیں۔

دوسرا طبقہ ایسے مسلمانوں پر مشتمل ہے جنہوں نے اشتراکی انقلاب کے بعد نئے حالات سے سازگاری اختیار کر لی ہے۔ یہ لوگ کبھی اشتراکی نہ تھے نہ اس انقلاب کے لئے انہوں نے کوئی جدوجہد کی۔ لیکن انقلاب کی کامیابی کے بعد وہ اس کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ ان میں دو طرح کے لوگ ہیں۔ کچھ تو ہمارے ہاں کے خان بہادروں کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے کوئی نظریات رکھتے ہیں نہ انہیں اسلام سے کوئی تعلق ہے۔ ان کی زندگی اور ان کی معاشرت ہر چیز ہمارے ہاں کے خان بہادر طبقہ کی سی ہے۔ حکومت کے ساتھ کے نتیجے میں انہیں کچھ حقوق اور مراعات مل گئی ہیں۔ ان میں سے جو زیادہ ہوشیار ہیں وہ اہم مناصب پر بھی فائز ہو گئے ہیں۔ اور اب حکومت کی پالیسیوں پر عمل کر رہے ہیں۔ اور اس کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں۔ دوسری قسم ان مسلمانوں کی ہے۔ جنہیں ہمارے ہاں کے سرسید ذہن سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ اب اشتراکی نظام آ ہی گیا ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اشتراکیت کی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے یہ لوگ اشتراکیت اور اسلام کو ایک دوسرے کے بہت قریب ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہیں اشتراکیت میں اسلام کی روح کے منافی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اس وقت "کمیونسٹ مسلمانوں" کی سربراہی کے تحت مسلمانوں کے سارے معاملات انہی لوگوں کے ذریعے چلائے جا رہے ہیں۔ اور جب آپ چین میں جائیں۔ تو زیادہ تر آپ کو انہی لوگوں سے ملایا جائے گا۔

مسلمانوں کا تیسرا طبقہ عوام کا ہے یہ بہت حد تک ہمارے ہاں کے عوام سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کی ایک خاصی تعداد نماز روزے کی پابند ہے۔ لیکن نہ اشتراکیت کو سمجھتی ہے نہ اسلام اور اشتراکیت کے فرق کو جانتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنکھیں بند کئے اس سمت پر چلی جا رہی ہے۔ جس پر وقت کا دھارا اسے بہائے لئے جا رہا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

# صدر شام کی طرف سے مجوزہ مصری شامی اتحاد کا چارٹر

## آئندہ اگست میں چارٹر کے مسودے پر غور کیا جائے گا

دمشق ۱۸ جولائی۔ شام کے ایک باوثوق ذریعے کی اطلاع کے مطابق صدر شکری القواتلی نے شام اور مصر کے مجوزہ اتحاد کے لئے ایک چارٹر تیار کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت دونوں ممالک کی خارجہ فوجی اور اقتصادی پالیسیوں میں ایک جہتی اور اتحاد پیدا کیا جائے گا۔ اس ذریعے نے چارٹر کے ان نکات کا انکشاف کیا ہے۔

(۱) دونوں ممالک وفاقی یونین کے تحت فوجی اقتصادی اور خارجہ پالیسیوں میں مکمل تعاون کریں

(۲) انتظامیہ اور مقننہ کو ملا کر ایک فیڈرل کونسل اور ایک فیڈرل سپریم کورٹ آف جسٹس قائم کیا جائے

(۳) یونین کی مشترکہ پالیسیوں کو طے کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ اقتصادیات اور دفاع سے ایک ایگزیکٹو فیڈرل اتھارٹی قائم کی جائے

(۴) یونین کے لئے ضروری اور ہنگامی قوانین بنانے کے لئے فیڈرل لیجسلیٹو اسمبلی قائم کی جائے۔ جس میں دونوں ممالک کو برابر کی نمائندگی ملے اور اس کے ارکان کو مصری اور شامی پارلیمنٹ سے منتخب کیا جائے گا (۵) اگر دونوں ممالک میں اختلاف پیدا ہو جائیں تو ان کے لئے ایک وفاقی عدالت قائم کی جائے (۶) وفاقی یونین کا ایک صدر ہر دو سال کے لئے لیجسلیٹو فیڈرل اسمبلی سے منتخب کیا (۴)

(۴) جائے (۷) یونین کے دروازے ہر اس عرب ملک کیلئے کھلے ہیں جو اس کے اصولوں اور چارٹر سے متفق ہو (۸) دونوں ملکوں کے شہریوں کو شام و مصر کے شہری حقوق حاصل ہوں گے اور سفر وغیرہ کی کوئی پابندی عاید نہ ہوگی۔ اس ذریعے کا کہنا ہے کہ چارٹر کے مسودے کی تفصیلات پر غور ہو رہا ہے اور شروع اگست میں اسے مصری حکومت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

# اسلام انسانیت کا سبق دیتا ہے ہم اسی کے مطابق ثقافتی روایات کو ترقی دینا چاہتے ہیں

## حج کے موقع پر لاکھوں مسلمانوں سے شاہ سعود کا خطاب

مکہ معظمہ ۱۸ جولائی۔ یہاں ساری دنیا کے لاکھوں مسلمانوں نے میدان عرفات میں فریضہ حج ادا کیا۔ اور جبل کے مقام پر مسلمانوں کی آزادی اور اسلام کے اتحاد کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ شاہ سعود نے عرفات کی پہاڑی سے حاجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا دنیا کے تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ متحدہ ہو کر تمام دنیا کے مسلمانوں کے مسائل حل کرنے میں تعاون کریں مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے مقاصد کو سمجھیں اور متحدہ ہو کر مستحکم بنیادوں پر مستقبل کے متعلق منصوبے بنائیں۔ آپ نے کہا اسلامی اتحاد و استحکام کا مقصد کسی کو نقصان پہنچانا نہیں کیونکہ کسی کے خلاف برائی رکھنا یا جارحانہ کارروائی کرنا اسلامی ضابطے میں نہیں۔ اسلام انسانیت کا سبق دیتا ہے اور ہم اسی کے مطابق ثقافتی روایات کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔

شاہ سعود نے بتایا کہ اسلامی کانگرس (جو عنقریب مکہ معظمہ میں ہونے والی ہے) میں شرکت کے لئے تمام ممالک کے سربراہوں کو دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں۔

آپ نے کہا ہم آپ سب کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے حکم پر طویل اور دشوار سفر کی صعوبتیں جھیل کر یہاں حج کے لئے آئے ہیں اور جس سے ہمیں اپنے روحانی و ثقافتی تعلقات میں ایک دوسرے کا قرب و تعاون حاصل کرنے کا نادر موقعہ میسر ہوا ہے۔

اسلام نے دنیا کو تمام اقوام اور افراد کے لئے آزادی کا پیغام دیا ہے اور مالک و نوکر اور آقا و غلام کو مساوات دی ہے۔ اسلام ہمیں یہ سکھانے کے لئے آیا ہے کہ ہم اپنے وطنوں میں کس طرح آزاد رہ سکتے ہیں۔ ہمیں کسی طرف سے تشدد کا کوئی اقدام برداشت نہیں کرنا چاہیئے اور ہم نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تمام عربوں اور مسلمانوں کو ایک مضبوط سطح پر لانے اور ہر قسم کے تشدد کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

# اشتراکی چین اور مذہب

(بقیہ صفحہ ۷)

چوتھا آخری طبقہ ان مسلمانوں کا ہے جو اشتراکیت اور اسلام کے فرق کو بھی سمجھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اشتراکیت کے غلبے کے بعد اسلام کا مستقبل کیا ہے۔ لیکن ان لوگوں نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ یہ نہ تو حکومت کے کسی اقدام کی مزاحمت کرتے ہیں اور نہ اس کے کسی پروگرام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ انقلاب کے عین بعد کے زمانے میں مسلمانوں کے اندر سے بعض لوگوں نے انقلاب کی مخالفت کی ہو۔ اگر کسی نے دیا کیا ہوگا تو وہ اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوگا۔ . . . . . . .

. . . . . . . . . . .

. . . . . . . لیکن اس وقت جو لوگ اشتراکیت سے اختلاف رکھنے والے اور اس حقیقت کو سمجھنے والے موجود ہیں۔ انہوں نے خاموشی اور عدم دلچسپی کا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ لوگ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ اشتراکیت مذہب اور خدا کی منکر ہے۔ انہیں ان کلچرل سرگرمیوں سے بھی شدید اختلاف ہے جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ لیکن ان کا مسلک یہ ہے کہ خاموشی سے اپنی زندگی کے دن پورے کر لئے جائیں۔ اس قسم کے لوگوں سے ہمیں ملنے کا موقعہ تو ملا ہے لیکن ان سے گفتگو کرنے کی کوئی شکل پیدا نہ ہو سکی۔ کیونکہ ترجمان کے بغیر ہم کوئی بات بھی نہ کر سکتے تھے۔ لیکن گفتگو نہ کرنے کے باوجود ان لوگوں کی نگاہوں سے ان کے خیالات با آسانی پڑھے جا سکتے تھے۔ کہا جا سکتا ہے کہ جب تمہیں ان سے بات کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا تو محض قیاس کی بناء پر ایک رائے قائم کر لینا کس طرح درست ہے۔ میرے پاس اس اعتراض کو رد کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن مجھے اپنے اس تاثر کے درست ہونے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے۔ چین کی موجودہ فضاء میں اگر آپ ترجمانوں کی موجودگی میں کسی مسلمان سے ملاقات کرتے ہیں اور وہ نہ صرف اشتراکی حکومت۔ کمیونسٹ پارٹی اور صدر ماؤ کی تعریف نہیں کرتا بلکہ ایک سنجیدہ سی خاموشی اس کے چہرے پر چھائی رہتی ہے تو اس سے اس کے خیالات کے متعلق اس کے سوا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

مسلمانوں کے مختلف طبقوں کی یہ

(۳) یہ حالت ہے جو اشتراکی حکومت کی پالیسی کے تیزی سے کامیاب ہونے کا ایک اہم سبب ہے اوپر کی سطور میں مسلمانوں کے حالات اور حکومت کی پالیسی کا جو تجزیہ کیا گیا ہے وہ صرف اصل صورت حال کا ایک نقشہ پیش کرتا ہے۔ اس تجزیے کو پیش کرنے سے میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ اشتراکی حکومت کے خلاف کسی ناراضی کا اظہار کیا جائے۔ اشتراکی حکومت نے مذہب اور مسلمانوں کے متعلق جو پالیسی اختیار کی ہے اس سے کسی دوسری پالیسی کی توقع کی ہی نہیں جا سکتی تھی۔ ایک حکومت جب تک اشتراکی نظریات پر ایمان رکھتی ہے وہ اس کے سوا اور کوئی طرز عمل اختیار کر ہی نہیں سکتی۔ کسی کو اگر مذکورہ بالا صورت حال ناپسند ہے تو اسے اس کا الزام اشتراکی حکومت کو نہیں دینا چاہیئے۔ یہ تو حالات کا منطقی نتیجہ ہے، کسی ملک میں اشتراکی انقلاب کے بعد اس کے سوا دوسری صورت ہو بھی کیا سکتی ہے۔

(روزنامہ تسنیم ۱۲ جولائی)